رمضان المبارک اور دعا

وہ لمحہ سعادت آیا چاہتا ہے جس کا ماحول کچھ یوں ہوگا کہ رحمت الٰہیہ کا دریا موجزن ہے۔ عطاو بخشش کا سمندر متلاطم ہے اور جود و سخا کی دلربا ہواؤں نے تمازت آفتاب سے نیم جاں سبزے کو حیات تازہ سے ہمکنار کر دیا ہے۔

سرکش شیاطین جکڑے جا چکے ہیں وہ جہنم جو ہر لمحہ معصیت زدگان کے انتظار میں رہتی ہے۔ اس ماہ مقدس کے اجلال و احترام اور رحمت الٰہیہ کے جوش و خروش کے تقاضے کے طور پر اس کے دروازے بند کئے جا چکے ہیں اور مغفرت اور ذنوب و کفارہ سیئات کے وعدے پورے کئے جا رہے ہیں۔ اسی ماحول میں ہر صبح ہاتف ندا کر رہا ہے۔

یا باغی الخیر اقبل و یا باغی الشر ادبر۔

نیکی اور بھلائی کے طالب آگے بڑھ تیز قدم ہو کر منزل سے ہمکنار ہو اور جو شر و معصیت کے مواقع تلاش کرتا رہتا ہے باز آ جا، اس جانب اٹھے ہوئے قدم واپس لوٹا لے اور اس وادی ہلاکت سے منہ موڑ کر، منزل فلاح و کامرانی کی جانب اقدام کر۔

خیر و برکت، اصلاح و تزکیہ، سیرت سازی و استواری کردار، نمود اخلاق و اضافہ ایقان و ایمان کا یہ موسم دلربا ہم آپ سبھی کو دعوت عمل دے رہا ہے اور یہ صدائے دلنواز، ہر قلب مومن کو دستک دے رہی ہے کہ جو مہینہ تم پر سایہ فگن ہوا ہے اس کا پہلا عشرہ رحمت، دوسرا مغفرت اور تیسرا جہنم سے آزادی کیلئے مختص ہے اور حق یہ ہے کہ یہ تینوں، رحمت، مغفرت اور جہنم سے آزادی، ایک دوسرے سے اسی ترتیب سے پیوست ہیں۔

صورت واقعہ یہ ہے کہ

ا۔ انسان کا مقصد وجود، اپنے رب سے قرب و تعلق پیدا کرنا، اس کے حضور شرف قبول حاصل کرنا اور اس کی رضاء خوشنودی سے بہرہ ور ہونا ہے۔

اس مقصد وحید اور انسان کے مابین جو چیز سب سے زیادہ حائل ہوتی ہے۔ وہ معصیت و نافرمانی ہے سرور عالم ﷺ کے ارشاد کے مطابق اللہ تعالیٰ جس چیز سے سب سے زیادہ ناراض ہوتے ہیں وہ ان اعمال کا ارتکاب ہے جن کو رب السماوات والارض نے انسان پر حرام قرار دیا ہے۔ یہ معصیت اور گناہ انسانوں کو اپنے مالک و آقا سے دور پھینک دیتا ہے۔ اس کے سامنے اسے حقیر و ذلیل کر دیتا ہے اور گناہوں پر مصر انسان آہستہ آہستہ اپنے رب کی مغفرت، اس کی فرمانبرداری واطاعت اور اس کے قرب سے محروم ہوتا چلا جاتا ہے۔ ہر گناہ، انسان کے دل پر ایک سیاہ دھبہ ڈالتا ہے۔ اگر یہ دھبے مسلسل پڑتے جائیں تو دل سیاہ ہو جاتا ہے۔ اور بسا اوقات گناہوں کی سیاہی اس طرح پورے دل کو گھیر لیتی ہے جیسے تانبے کے برتن پر لگا ہوا زنگال اس پر خول کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔

معصیت و گناہ میں مبتلا انسان، اپنے مالک و آقا کی رحمت و شفقت، اس کی خاص توجہ اور اس کی جانب سے عطا ہونے والی نعمتوں سے محروم کر دیا جاتا ہے۔

رب رؤف و رحیم، جو ماں کی مامتا سے زیادہ اپنے بندوں کے ساتھ رحمت و شفقت رکھتے ہیں انہوں نے خاتم النبیین ﷺ کی امت پر شفقت فرماتے ہوئے رمضان المبارک کا مہینہ، اس مقصد کیلئے مقرر فرمادیا کہ اس پر انوار ماحول میں بندہ مومن، اپنے آپ کو رحمت الٰہیہ، مغفرت الٰہیہ اور رب العزت کی سخاوت و بخشش کا مستحق بنائے۔

اگر انسان، اس ماہ کے آتے ہی مستعد ہو جائے اپنے نفس پر یہ پابندی عائد کر لے کہ اب وہ وہی کچھ کرے گا جس کے کرنے کا حکم اس کے آقا نے دیا ہے اور ان تمام امور سے مجتنب رہے گا جن سے اس نے روکا ہے تو یہ اطاعت و فرمانبرداری اسے اللہ ذوالجلال کی رحمت سے قریب تر کر دے گی۔ اور جب مومن مسلسل دس دن اپنے دل و دماغ زبان، منہ، ہاتھ پاؤں اور دوسرے اعضاء جوارح کو، اللہ رب العزت کی اطاعت کا خوگر بنا لیتا ہے تو نہ صرف یہ کہ اوقات مقررہ پر کھانے پینے سے رک جاتا ہے۔ بلکہ اس کی زبان جھوٹ، مکر، فریب، دھوکہ دہی، جھوٹی شہادت، دوسروں کی دل

آزاری، گالم گلوچ، سخت زبانی، چغلی، غیبت دوسروں کی عیب جوئی، دوسروں کی تحقیر وتذلیل، ان تمام عیوب سے رکی رہتی ہے اوراس کے برعکس یہ زبان حمد وشکر کے ترانے گاتی ہے۔ تسبیح وتمجید کے کلمات دہراتی رہتی ہے۔ تلاوت قرآن مجید اور دوسروں کو بھلائی کی تبلیغ وتلقین میں ہر لحہ مصروف رہنے لگتی ہے۔

اوراسی طرح اس کی آنکھیں، ہر حرام چیز کے دیکھنے سے، بے پردہ عورتوں کو، ٹیلی ویژن اور سینما کی سکرین پر رقص وسرود اور بے حیائی کے مناظر کے مشاہدے سے محفوظ رہتی ہے اور یہ آنکھ دن کی روشنی میں صفحات قرآن مجید پر مرکوز رہتی ہے اور رات کی تاریکی میں اپنے رب کے حضور ندامت کے آنسو بہاتی ہے۔

ایسے میں انسان کے ہاتھ ظلم وتعدی سے، جبر واستبداد سے، رشوت لینے اور دینے سے، عریانی وفحاشی پھیلانے والے فیچرز اور مقالات لکھنے سے، فوٹو چھاپنے، کم تولنے اور اشیاء میں ملاوٹ کرنے سے بچے رہتے ہیں اور یہ ہاتھ مظلوم کی مدد، بے آسرا کے بوجھ اٹھانے، خلق خدا کی خدمت کرنے، یتیموں کیلئے دست شفقت بننے، راہ خدا میں جہاد کی تیاری کرنے، اسلامی ممالک کی سرحدوں کی حفاظت کیلئے اسلحہ اٹھانے، مورچے کھودنے، مساجد کی صفائی اور دفاتر میں یہ ہاتھ مظلوم کی حق رسی، حاجت مندوں کے اٹکے ہوئے کاغذات کو عدل وانصاف کی تحریروں سے آراستہ کرنے، مقدمات کے درست فیصلے لکھنے اور نیکی اور عدل کے دوسروں کاموں میں مصروف رہنے لگتے ہیں۔

اور یہ سلسلہ اطاعت وفرمانبرداری صرف دل ودماغ، زبان اور ہاتھ ہی تک کہاں محدود ہے۔ بندہ مومن کے تمام اعضاء بدن، اس کے بدن کا ایک ایک رواں مسلسل دس دن اور دس راتیں اللہ رب العزت کی نافرمانی سے بچنے اور اسے خوش کرنے والے کاموں میں مصروف رہنے میں گزارتا ہے تو اللہ رؤف الرحیم کی رحمت جوش میں آتی ہے۔ جو دوری انسان کے برے اعمال کی وجہ سے اس کے اور اس کے مالک وآقا کے مابین پچھلے گیارہ ماہ میں پیدا ہو چکی تھی۔ وہ ختم ہو جاتی ہے تو اپنے رب کا گناہ گار لیکن دل سے مطیع اور تائب بندہ اپنے رب کے قریب ہو جاتا ہے اور دریائے رحمت کی لہریں اس کو باب مغفرت کے قریب کر دیتی ہیں۔

دس دنوں اور راتوں کی یہ محنت توجہ اور اطاعت وفرمانبرداری کا مجاہدہ اور اس کے ساتھ ساتھ نفس پر قابو پانے کی مسلسل تربیت اور اس کی خواہشات کو رب السموات کے احکام وحدود کا پابند بنانے کی پیہم جدوجہد، عبد مومن کا حوصلہ بندھاتی ہے اور وہ رات کے پچھلے پہر کی خلوت میں اپنے مالک کے حضور ندامت کا اظہار کرتا ہے، اس کی انکھوں سے اشک ہائے ندامت کا سیل رواں ہوتا چلا جاتا ہے۔ اور وہ بلبلاتا، روتا، ہچکیاں لیتا، عجز و درماندگی اور احتیاج مجسم بن کر، اپنے مالک کے حضور قیام، رکوع اور سجدے میں مستغرق رہتا ہے۔ تو رحمان ورحیم آقا کی رحمت اسے منزل مغفرت سے ہمکنار کر دیتی ہے اور یہ گناہوں سے پاک و صاف ہو جاتا ہے جو لوگ رحمت ومغفرت کی انوار سے زیادہ سرشار ہوتے ہیں وہ تو اپنے قلب وذہن کے ہاتھوں مجبور ہوکر ماسوی اللہ سے اپنا رشتہ آئندہ دس دنوں کیلئے منقطع کر دیتے ہیں۔ اور اپنے رب کے کسی گھر کے کونے میں جا پڑتے ہیں۔ انہیں کسی مسجد میں اعتکاف سے کیا کچھ میسر آتا ہے؟ اس سوال کا جواب دینا شاید کسی کے بس کی بات نہ ہو۔ بس مختصر یہی کہ جو لوگ، فہم وشعور کی بیداری اور قلب وذہن کی استواری سے معتکف ہوتے ہیں وہ تو اس نوع کی لذت سے سرشار ہوتے ہیں۔ جو کسی بچھڑے ہوئے، آزردہ حال محب کو اپنے محبوب سے ملاقات اور ملاقات کے بعد خلوت سے کما حقہ، بہرہ ور ہوتے رہے وہ جو رسما ایسا کرتے ہیں تو کتنے کام جو اپنے جوہر کے اعتبار سے بے حد اونچے ہیں مگر جب ہم ایسے پست ہمت انہیں انجام دینے لگتے ہیں تو نقل اتارنے سے آگے نہیں بڑھ سکتے مگر اس سے ان کاموں کی عظمت میں کیا فرق پڑتا ہے؟ اور پھر یہ بھی سوچنے کی بات ہے کہ اچھے کام کی نقل اتارنا بھی بہر حال ایک اچھا کام ہی ہے اور کوئی ممکن نہیں کہ کوئی خوش نصیب نقل اتارتے اتارتے حقیقت کو پالے او، اس کا مزاج اصل کے سانچے میں ڈھل جائے۔

وما ذالک علی اللہ بعزیز۔

رحمت ومغفرت سے شاد کام اور بہرہ ور ہونے کے بعد یہ قافلہ ایمان ویقین، ایک قدم اور آگے بڑھتا ہے اور روزے کے ظاہری و باطنی اعمال کو مسلسل جاری رکھتے ہوئے اپنے رب سے فریاد کناں ہوتا ہے کہ جہاں اپ نے ہم تابکاروں پر رحم فرمایا کہ معصیت کے دلدل سے نکال کر شاہراہ اطاعت و فرمانبرداری پر لاڈالا، اس سیدھے راستے (صراط مستقیم) پر چلنے کی توفیق عطا فرمائیں اور اپنے فضل خاص سے ہمارے گناہوں، کوتاہیوں، لغزشوں اور چھپی ہوئی اور ظاہر فروگذاشتوں کو معاف فرمادیا تو آپ ہمارے حال پر ترس فرمائیو۔ ربنا اصرف عنا عذاب جهنم ان عذابها كان غراما. ہمارے آقا! جہنم کے عذاب کو ہم سے دور فرمادیجیو۔ اس کا عذاب چمٹ جانے والا اور تباہ کن ہے۔

اس صدائے اضطراب کا جواب، انہیں یوں دیا جاتا ہے کہ ایک پورے عشرہ (دس دنوں) کو اس ہولناک جہنم کی آگ سے آزادی کا عشرہ قرار دیا گیا ہے اب جو بھی خوش نصیب رمضان کے پہلے دو عشرے، ان کاموں میں مصروف رہے گا جو

اس کے رب کو پسند ہیں اوران باتوں سے مجتنب رہے جواس کے آقا نے اس کیلئے ناجائز قرار دئے ہیں وہ اس جہنم سے آزادی کے عشرے سے مستفید ہوگا اور اسے جہنم سے آزاد کر دیا جائے گا۔ اللھم اجعلنا منھم۔

دعا...... مومن کا سب سے بڑا اسلحہ ہے جس سے وہ اپنے ازلی وابدی دشمن شیطان لعین اور اپنے سرکش نفس کی آوارگیوں اور شرارتوں کا سر کچلتا ہے۔اوراسی دعا کے ذریعہ وہ اپنے رب کی رحمت ومغفرت حاصل کرپاتا ہے۔

رمضان مبارک انوار و برکات کا خاص موسم ہے۔ اس موسم بہار میں دعاؤں میں سوز، رقت اوراثرانگیزی میں اضافہ ہوتا ہے۔

اوراگر دعائیں بھی وہ ہوں جو رحمت عالم ﷺ کی زبان مبارک سے ادا ہوئی ہوں تو نور علی نور کی کیفیت پیدا ہوجائے گی۔حضور سرکونین ﷺ کی چند خاص دعائیں پیش خدمت ہیں۔

دعائے تہجد:

رمضان مبارک کی راتیں قیام، رکوع، سجود اور ذکر کیلئے مخصوص ہیں۔ اللہ ذوالجلال توفیق دیں تو تہجد کا اہتمام کیجئے۔تہجد عظیم نعمت ہے اوراہم تر سعادت ہے۔ یہ لمحہ خلوت، بندے کو آقا سے قریب تر کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔اس سہانے وقت میں طبیعت میں یکسوئی، عاجزی اپنے آقا کی جانب توجہ، جذبات محبت میں فراوانی اور اخلاص کے ساتھ اپنے رب کی عبادت کا داعیہ قوی ہوتا ہے تہجد کے انوار اوراس کے اثرات ہر پہلو سے اس لائق ہیں کہ عبد مومن اس لمحہ سعادت کو حاصل کرنے کی بھرپور کوشش کرے اور عمر عزیز کے آخری ایام تک اس کوشش میں مصروف رہے۔ رمضان مبارک، تہجد کی عادت کو راسخ کرنے کا موثر ترین وسیلہ ہے۔ اگر اس ماہ میں تیس مقدس راتوں میں تہجد کو معمول بنا لے اوراپنے رب سے اس عادت کو راسخ کرنے کی دعائیں بھی مسلسل کرے تو توقع کی جاسکتی ہے کہ آئندہ گیارہ ماہ میں یہ معمول بن جائے گا کہ رات کے پچھلے پہراس دولت کو سمیٹنے کیلئے انسان بستر سے اٹھ کھڑا ہو۔ جو دولت کسی اور وقت ہاتھ نہیں لگتی، جو خزانے اس عالم خلوت میں لٹائے جاتے ہیں کسی دوسرے وقت میں ان کے منہ نہیں کھولے جاتے۔حضور سرور کونین ﷺ تہجد کے وقت یہ دعا کرتے تھے۔

اللھم لک الحمد انت قیم السمٰوٰت والارض ومن فیھن ولک الحمد انت نور السمٰوٰت والاض ومن فیھمن ولک الحمد انت الحق ووعدک الحق ولقائک حق وقولک حق والجنة حق والنار حق والنبیون حق ومحمد حق والساعة حق. اللھم لک اسلمت وبک امنت وعلیک توکلت وعلیک انبت وبک خاصمت والیک حاکمت فاغفرلی ماقدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت وما انت اعلم به منی انت المقدم وانت الموخر لا اله الا انت ولا اله غیرک.

میرے اللہ! آپ ہی کیلئے حمد وثنا ہے۔ آپ زمین وآسمان کے قائم رکھنے والے ہیں اور نگران بھی ہیں۔آپ ارض وسما کا نور ہیں اور یہاں کی ہر چیز آپ ہی کے انوار سے منور ہے۔ آپ ہی کیلئے حمد کی تمام اقسام مخصوص ہیں۔آپ حق ہیں آپ کے وعدے حق ہیں۔ آپ سے ملاقات حق ہے۔آپ کا ہرفرمان حق ہے۔ جنت اور دوزخ ایک سچی حقیقت ہیں۔تمام انبیاء برحق ہیں، محمد ﷺ برحق ہیں، قیامت یقینی ہے۔

میرے رب! میں اپنے آپ کو آپ ہی کے سپرد کرتا ہوں آپ پرایمان لاتا ہوں۔آپ ہی پر میرا اعتماد وتوکل ہے۔آپ کی جانب متوجہ ہوں آپ کی مدد ہی کے سہارے اہل باطل سے برسرپیکار ہوں میرے پہلے پچھلے مخفی اعلانیہ اوروہ سب گناہ جن سے آپ آگاہ ہیں معاف فرما دیجئے۔آپ ہی اپنے بندوں کو آگے بڑھانے والے اورانہیں (ان کوتاہیوں کے باعث) پیچھے دھکیلنے والے ہیں۔آپ کے سوا کوئی بھی امید و خوف کا مرکز نہیں اور نہ ہی کوئی لائق عبادت ہے۔

اس دعائے تہجد کے ایک ایک جملے پرغور کیجئے۔ یہ تمام کلمات، تہجد کے وقت سے گہری مناسبت رکھتے ہیں۔اللہ کے بندے اس وقت نرم و گداز بستروں کو چھوڑ کر اپنے آقا سے مصروف راز و نیاز ہوتے ہیں۔وہ اپنے رب سے وہ سب کچھ پا لیتے ہیں جو اس دعا میں مانگا گیا ہے۔

تہجد کی نماز شروع کرتے وقت:

اللھم رب جبریل ومیکائل واسرافیل فاطر السماوات والارض عالم الغیب والشھادة انت تحکم بین عبادک فیما کانوا فیه یختلفون. اھدنی لما اختلف فیه من الحق باذنک انک تھدی من تشاء الی صرط مستقیم.

اے اللہ! جبرائیل، میکائیل اوراسرافیل کے رب۔آسمانوں اور زمین کے پیدا فرمانے والے اے عالم الغیب اور ہرچیز سے باخبر رب۔ آپ ہی بندوں کے مابین ان اختلافات کا فیصلہ فرمائیں گے جن میں وہ آج مبتلا ہیں، اپنے حکم سے اختلافی امور میں میری راہنمائی حق بات کی جانب فرمائیں۔آپ ہی ہیں جسے چاہیں سیدھے راستے کی جانب لے چلتے ہیں۔

انسانوں کے مابین...... بالخصوص مذہب کے بارے میں اختلافات کا یہ پہلو خیر و برکت کا ہے کہ انسان حق کی تلاش میں محنت کرتا ہے۔

نفسانیت سے بچ کر اور ضد و انانیت کو چھوڑ کر سچائی کو قبول کرتا ہے۔ اور جن لوگوں کو حق پر پاتا ہے۔ ان سے مربوط ہوتا ہے اور بھلائی میں ان سے تعاون کرتا ہے اور اس کے برعکس باطل کو باطل جاننے اور غلط بات کی حقیقت واضح ہو جانے پر اس سے دستکش ہو جاتا ہے۔ اور باطل کے علمبرداروں سے دنیوی تعلقات کے باوجود برائی میں شرکت سے گریز کرتا اور باطل میں تعاون سے اجتناب کرتا ہے۔ گویا وہ سرتاقدم بندۂ حق بن جاتا ہے اور اس کی پسند و ناپسند کا معیار اس کی اپنی مرضی نہیں بلکہ اس کے مالک کی رضا ہوتی ہے لیکن اختلاف ... بالخصوص مذہبی اختلاف ، کا دوسرا پہلو انتہائی خطرناک بھی ہے اور وہ یوں کہ اگر انسان حق و ناحق کے مابین فیصلہ کرنے میں تساہل اور کم ہمتی سے کام لے، حق کی تلاش میں محنت سے جی چرائے یا کسی عصبیت ، ضد، مفاد پرستی اپنے دھڑے اور گروہ کی جانبداری کی وجہ سے حق کے سامنے سر جھکانے سے گریز کرے اور نفسانیت کی بنا پر حق کی مخالفت اور ناحق کی حمایت کا راستہ اختیار کرے تو گویا یہ اختلاف اس کی تباہی اور دوسروں کے لئے فتنے کا باعث بن گیا۔

اختلافی امور مین جہاں ، اپنی استطاعت کی آخری حد تک تلاش حقیقت میں محنت اور اپنی نیت کو خالص کر رکھنے کی جدوجہد میں مصروف رہنے کی ضرورت ہے وہاں ہر انسان اس بات کا بھی محتاج ہے کہ وہ ذات حق کا حقیقی سرچشمہ ہے اور جس کے ہاں سے ہدایت اور توفیق میسر آتی ہے اس کے حضور گڑگڑانے اور اختلافی امور میں صحیح راہ پانے اور اعتدال کی روش اختیار کرنے اور دلوں اور دماغوں پر تصرف رکھنے والے آقا ہی سے توفیق طلب کرے۔

حضور سرور کونین ﷺ نے تہجد ایسے پر انوار وقت میں ، اختلاف میں راہنمائی کی دعا کو ضروری خیال فرمایا اور حق یہ ہے کہ یہ وقت اس دعا کیلئے مناسب ترین ہے۔

فجر کی سنتوں کے بعد کی دعا:

حضور اکرم ﷺ فجر کی سنتوں اور فرض نماز کے مابین یہ دعا کیا کرتے تھے۔

اللهم اجعل في قلبي نورا وفي بصري نورا وفي سمعي نورا وعن يميني نورا وعن يساري نورا وفوقي نورا وتحتي نورا واما مي نورا وخلفي نورا واجعل لي نورا وفي لساني نورا وعصبي نورا ولحمي نورا ودمي نورا وشعري نورا وبشري نورا واجعل في نفسي نورا واعظم لي نورا اللهم اعطني نورا .

اے اللہ میرے دل میں نور ودیعت فرمائیو۔ میری آنکھ میں ، میرے کان ، میرے دائیں میرے بائیں، میرے اوپر اور میرے نیچے جانب، میرے آگے اور میرے پیچھے انوار عطا فرمائیو، میرے لئے انوار میں سے حصہ مقرر فرمائیو ، میری زبان کو منور فرمائیو، میرے اعصاب کو انوار سے نوازیو، میرے گوشت میرے خون، میرے بالوں اور میرے چہرے کو انوار سے آراستہ فرمائیو۔ میرے نفس میں نور ودیعت کیجیو ، میرے لئے نور کا عظیم حصہ مقرر فرمائیو اور اے اللہ مجھے نور سے نوازیو۔

نور اور ظلمت ، روشنی اور اندھیرا، ان دونوں کا وجود بھی برحق ہے۔ اور ان کے مابین کشمکش بھی حقیقت ثابتہ ہے۔ ظلمت ، ایک سیاہ پردہ ہے۔ جس چیز پر چڑھ جائے یا جو چیز اس میں گم ہو جائے وہ صرف سر کی آنکھوں سے ہی اوجھل نہیں ہوتی، بسا اوقات دل کی بصیرت بھی اس کے شعور سے محروم ہو جاتی ہے اور پھر جہاں بیرونی دنیا کی ظلمت بھی ہو، غلط افکار و نظریات نے اشیاء کی حقیقتوں کو مسخ کر دیا ہو۔ دل خواہشات و شہوات کی تاریکیوں میں سیاہ ہو چکے ہوں، اذہان باطل تصورات کے باعث شعور حقیقت سے محروم ہو چکے ہوں۔ آنکھوں اور کانوں پر جھوٹے پروپیگنڈے اور سماعت و بصارت کو معطل کر دینے والے اثرات غالب آ چکے ہوں۔ دائیں بائیں کا ماحول غلط کو صحیح اور صحیح کو غلط قرار دینے پر مصر ہو۔ فوق، تحت سامنے اور پیچھے ہر جہت سے جھوٹ کو سچ اور سچ کو جھوٹ ماننے پر مجبور کرنے والی کوششیں مسلسل جاری ہوں اور ایک فرد اپنی بات پر قائم رہنے اور اپنی رائے پر عمل کرنے مں بے شمار دشواریاں محسوس کر رہا ہو۔ اور مزید یہ کہ ہر شخص خود اپنے اندر کی دنیا کو اجڑتے ہوئے دیکھ رہا ہو۔ ارادوں میں خلل، عزائم میں اضمحلال، اعصاب و جوارح میں ضعف و ناتوانی نے اسے بے سہارا بنا دیا ہو، اس عالم اضطراب میں یہ دعا ہے کہ بار الہ میرے دل کو ظلمتوں سے پاک اور عام روشنی ہی نہیں ، اپنی خاص نورانیت سے منور فرما دیجئو اور پھر کان، آنکھ، دائیں، بائیں، اوپر، نیچے، سبھی جہتوں اور تمام اعضاء و جوارح ،حتیٰ کہ زبان، اعصاب، گوشت پوست اور پھر اپنے پورے وجود اور اپنی مکمل شخصیت (اللھم اعطنی نورا) اور آخر یہ کہ اس نورانیت کی عظمت کے حصول کی دعا اور اس میں سے وافر حصہ پانے کی التجا...... اس کا سادہ مفہوم یہ ہے کہ فجر کی سنتوں اور فرض نماز کے مابین جو چند لحات شوق میسر آتے ہیں، ان میں سعادت، خوش بختی، برکت اور تمام اعضاء و جوارح اور جملہ قوتوں کیلئے یہ دعا کی جا رہی ہے کہ یہ سب کی سب، نور کے حقیقی سرچشمہ (اللہ نور السماوات والارض) سے فیض یاب ہوں اور یہ تمام ان کاموں میں مصروف ہو جائیں جو کام خالق ارض و سما کی رضا کے مطابق ہوں۔

اس پر بس نہیں ، یہ بات بھی "نور" کے

مفہوم میں شامل ہے کہ جو کام ہو، علی وجہ البصیرت ہو۔ صالح ارادہ اور پاک وخالص نیت سے ہو۔ صحیح طریق اور اسوہ رسالت کے مطابق ہو اور پھر اس کام میں برکت بھی ہو۔ یہ نتیجہ خیز بھی ہو اور اس کی ضیاء پاشیوں سے سارا ماحول جگمگا اٹھے۔

نماز فجر سے سورج طلوع ہونے تک:

اصبحنا علی فطرة الاسلام وکلمة الاخلاص وعلی دین نبینا محمد ﷺ ملة ابینا ابراهیم حنیفا وما کان من المشرکین.

ہم نے صبح کی اسلام کی فطرت پر، کلمہ اخلاص (توحید اور ہر کام اللہ کیلئے کرنے کا عہد) پر اور محمد ﷺ کے دین اور سیدنا ابراہیمؑ کی ملت پر، جو اللہ کی جانب یکسو ہونے والے تھے اور شریک نہیں کیا کرتے تھے۔

۲۔ **اللهم ما اصبح بی من نعمة اوباحد من خلقک فمنک وحدک لا شریک لک فلک الحمد ولک شکر.** میرے اللہ جتنی نعمتیں، مجھے یا تیری مخلوق میں کسی کو آج صبح ملی ہیں۔ وہ سب کی سب تیری جانب سے عطا ہوئی ہیں۔ تو تنہا ہے، تیرا کوئی شریک نہیں، تیرے لئے ہی حمد وثناء ہے اور شکر بھی تیرا ہی کیا جائے گا۔

۳۔ **رضیت بالله وبالاسلام دینا وبمحمد نبیا ورسولا.**

میں اللہ کے پروردگار مالک، آقا، حاکم اور قانون ساز وحاجت روا اور مشکل کشا ہونے پر راضی ہوا اور اسلام کے دین اور محمد ﷺ کے نبی و رسول ہونے پر راضی ہوا۔ (میں انہی کی پیروی کروں گا۔)

۴۔ **سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اکبر.**

اللہ ہر عیب سے پاک اور ہر کام سے موصوف ہے، تمام اقسام حمد اسی کیلئے ہیں اور وہ تنہا معبود برحق ہے، اس کا کوئی بھی شریک نہیں اور وہ سب سے بڑا ہے۔

۵۔ **استغفر الله الذی لا اله الا هو علیه توکلت والیه انیب.**

اللہ مجھے کافی ہے جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں، میں اسی پر توکل واعتماد کرتا ہوں اور اسی کی جانب متوجہ ہوتا ہوں۔

۷۔ **اصبحنا واصبح الملک لله رب العالمین اللهم انی اسالک خیر اهذا الیوم فتحه ونصره ونوره وبرکته وهداه واعوذبک من شر ما فیه وشر مابعده.**

ہم نے اور ساری کائنات نے صبح کی اللہ کیلئے جو تمام عالم کا پروردگار مالک، آقا، حاکم، قانون ساز اور مربی ہے۔ اے اللہ میں آپ سے آج کے دن کی فتح وکامرانی، مدد ونصرت، نور، برکت اور راہنمائی کا سوال کرتا ہوں اور اس دن کی برائی سے اور جو بھی اذیت دینے والا حادثہ رونما ہونے والا ہے اور جو اس کے بعد صادر ہونے والا ہے۔ اس کے شر سے محفوظ رہنے کی التجا کرتا ہوں۔

شام کی دعائیں۔

یہ تمام دعائیں، جو صبح کیلئے ہیں یہی دعائیں نماز مغرب کے بعد کی جائیں۔ صرف اتنا فرق کر لیا جائے کہ دعا میں اصبحنا کی جگہ امسینا دوسری دعا میں اصبح کی جگہ امسیٰ اور دعا نمبر 6 میں واصبح کی جگہ امسینا وامسیٰ کہیئے۔

افطاری کے قریب کی دعائیں۔

حضور سرور کونین ﷺ نے فرمایا کہ روزے کے افطار کرنے کا وقت دعا قبول ہونے کیلئے مخصوص ہے۔

اسی بنا پر، روزہ دار، افطار سے کچھ وقت پہلے اپنی تمام حاجات وضروریات اور اسلام کے غلبہ و پاکستان کی حفاظت اور یہاں اسلامی شریعت کے نفاذ واجراء اور امت مسلمہ کے اسلام پر متحد ہونے اور اس دنیا میں سربلند اور معزز ومحترم ہونے کی دعائیں، عاجزی سے کریں، بالخصوص وہ دعائیں جو شام کے وقت کرنے کی ہیں وہ اس وقت کی جاسکتی ہیں اور اس طرح حسب ذیل جامع دعائیں کی جاسکتی ہیں۔

۱۔ **ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفرلنا وترحمنا لنکونن من الخسرین.**

ہمارے مالک وآقا ہم نے اپنے اوپر ظلم کیا (جو کام ہمیں کرنے چاہیں تھے وہ نہیں کئے اور جو باتیں نہ کرنے کی تھی ان میں ہم اپنی صلاحیتیں ضائع کرتے رہے) اگر آپ ہماری غلطیوں اور گناہوں کو معاف نہ فرمائیں اور ہم پر رحم نہ فرمائیں تو ہم خسارے میں مبتلا ہوں گے۔

۲۔ **ربنا اتنا فی الدنیا حسنة وفی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار.** ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی، اچھی زندگی سے نواز اور ہمیں جہنم کی آگ سے بچائے رکھ۔

۳۔ **اللهم انا نسالک العفو والعافیة فی الدنیا والآخرة** اے اللہ ہم آپ سے معافی اور صحت وعافیت طلب کرتے ہیں۔ دنیا اور آخرت دونوں میں۔

۴۔ **الهم اکفنا بحلالک عن حرامک واغننا بفضلک عمن سواک.** ہمارے اللہ ہمیں اپنے رزق حلال کے ذریعہ حرام سے بچائیو اور ہمیں اپنے فضل سے نواز کر اپنے سوا ہر ایک سے بے نیاز کردیجیو۔

۵۔ **اللهم انا نعوذبک من**

الھم والحزن والعجز والکسل والجبن ومن غلبة البخل والدین وقھر الرجال. اے اللہ ہم آپ کی پناہ چاہتے ہیں۔ پریشانیوں سے۔ غم سے ناتوانی و درماندگی سے، سستی سے کاہلی سے، بزدلی اور بخل سے، قرض کے بوجھ اور انسانوں کے غلبے سے۔

۲۔ اللھم فبعزة وجھک الکریم أعز الاسلام والمسلمین وأذل الشرک والمشرکین. اے اللہ آپ کو آپ کی کریم ذات کی قسم۔ اسلام اور مسلمانوں کو عزت و سربلندی عطا فرمائیو اور شرک و اہل شرک کو ذلیل و رسوا کیجئیو۔

دعاء افطار

روزہ افطار کرتے وقت یہ دعا کریں۔

۱۔ اللھم لک صمت وعلیٰ رزقک افطرت اے اللہ میں نے آپ ہی کے لئے روزہ رکھا اور آپ ہی کے رزق پر افطار کر رہا ہوں۔

۲۔ افطاری کے بعد یہ دعا کریں

۔ ذھب الظماء وابتلت العروق وثبت الاجر انشاء الله. پیاس زائل ہوگئی، آنتیں تروتازہ ہوگئیں اور انشاء اللہ اجر ثابت ہوگیا۔

۳۔ الحمد لله الذی اطعمنا وسقانا وجعلنا من المسلمین. تمام تر حمد اللہ کیلئے جس نے ہمیں کھلایا پلایا اور مسلمانوں میں شامل کیا۔

مغفرت طلب کرنے کی دعائیں۔

حضور سرور کونین ﷺ کے ارشاد کے مطابق، رمضان کا دوسرا عشرہ (گیارہ تا 20 رمضان) مغفرت کا عشرہ ہے۔ اس عشرہ میں خصوصیت سے یہ دعائیں کی جائیں۔

سید الاستغفار

۱۔ جب بھی موقع ملے یا طبیعت میں رقت اور عاجزی پیدا ہو تو یہ استغفار کیجئے جسے لسان رسالتؐ نے سید الاستغفار فرمایا۔ اللھم انت ربی لا اله الا انت خلقتنی وانا عبدک انا علی عھدک ووعدک ماستطعت اعوذبک من شر ما صنعت ابوء لک بنعمتک علی ابوء بذنبی فاغفرلی فانه لا یغفر الذنوب الا انت.

اے اللہ آپ ہی میرے رب ہیں آپ کے سوا کوئی معبود نہیں، آپ ہی نے مجھے پیدا فرمایا۔ میں آپ کا بندہ و غلام ہوں۔ آپ سے جو وعدہ اطاعت و بندگی میں نے کیا میں اس پر اپنی آخری حد استطاعت تک قائم ہوں، میں اپنے برے اعمال کے برے اثرات و نتائج سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں۔ آپ نے جو نعمتیں، مجھے عطا فرمائیں ہیں میں ان کا اعتراف کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا اقرار بھی کرتا ہوں۔ میرے گناہ معاف فرما دیجئے۔ کہ آپ کے سوا کوئی بھی گناہ معاف نہیں کر سکتا۔

۲۔ اللھم اغفرلی جھدی و ھزلی وخطائی وعمدی وکل ذالک عندی. اے میرے اللہ میرے وہ گناہ بخش دیجئو جو میں نے سعی و جہد سے کئے، جو ہنسی مذاق میں کئے اور جو بھول چوک سے ہوگئے اور جو عمداً ہوئے اور یہ تمام قسم کے گناہ مجھ سے سرزد ہوئے۔ ہیں۔

لیلۃ القدر کی دعا۔

اللھم انک عفو تحب العفو فاعف عنا. اے اللہ آپ بکثرت معاف فرمانے والے ہیں ہمارے گناہ معاف کر دیجئیو۔

بقیہ احکام و مسائل

معتکف کیلئے مسجد میں ٹھہرنا لازم اور ضروری ہے۔ بغیر ضروری حاجت کے مسجد کے نکلنا درست نہیں ہے۔ معتکف کا مسجد میں رہتے ہوئے غسل کرنا شرعاً ممنوع نہیں ہے۔

جیسا کہ حدیث شریف میں ہے:

عن عائشة زوج النبی ﷺ یخرج الی راسه من المسجد وھو مجاور فاغسله وانا حائض (صحیح مسلم)

آپ ﷺ حالت اعتکاف میں اپنا سر مبارک میری طرف (گھر میں) نکالتے اور میں آپ ﷺ کے سر کو دھو دیتی تھی۔

اس لئے مسجد میں رہتے ہوئے معتکف کا غسل کر لینا شرعاً جائز اور درست ہے

مسجد سے باہر جا کر غسل کرنا

اگر مسجد میں غسل ممکن نہ ہو اور غسل کی سخت ضرورت لاحق ہو تو مسجد سے باہر نکل کر بھی غسل کر لینا شرعاً درست ہے۔

ضرورت سے مراد مثلاً جسم سے پسینہ وغیرہ کی وجہ سے ایسی بدبو آنی شروع ہو جائے جس سے خود معتکف یا دوسرے نمازیوں کو اذیت لاحق ہو یا گرمی سے ایسی بے چینی اور بے اطمینانی پیدا ہو جو عبادت کی ادائیگی میں خلل کا باعث بنے تو مسجد سے باہر جا کر بھی غسل کیا جا سکتا ہے۔ جیسا کہ پچھلی حدیث شریف میں سر کو باہر نکال کر دھونے کا ذکر ہوا ہے۔

محض تفنن طبع آرائش و آرام کیلئے مسجد سے باہر جا کر غسل کرنا درست نہیں کیونکہ بغیر ضروری حوائج کے مسجد سے نکلنا معتکف کیلئے درست نہیں ہے۔

البتہ فرضی غسل کیلئے کوئی ممانعت نہیں ہے۔

ھذا ما عندنا واللہ تعالیٰ اعلم